## سوال

(177) حدیث امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا منسوخ ہے یا نہیں؟

## جواب

*السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ*

حدیث امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا منسوخ ہے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

*وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ*

*الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!*

نہیں۔ ردالمحتار ص ۶۸۳ میںہے۔ قد ورد (۱) فی الصحیحین وغیرھما عن ابی قتادةؓ ان النبی ﷺ کان یصلی وھو حامل امامة بنت زینب بنت النبی ﷺ فاذا سجد وضعھا وقد اجیب عنہ باجوبة منھا ماذکرہ الشارح انہ منسوخ بما ذکرہ من الحدیث وھو مردود بان حدیث ان فی الصلوٰة لشغلا کان فی قبل الھجرة وقصة امامة بعدھا ومنھا ما فی البدائع انہ ﷺ لم یکرہ منہ ذلک لانہ کان محتاجا الیہ لعدم من یحفظھا اوللتشریع بالفعل ان ھذا غیر مفسد ومثلہ ایضا فی زماننا لایکرہ لواحد منا فعلہ عند الحاجة اما بدونھا فمکروہ وقد اطال المحقق ابن امیر الحاج فی الحلیة فی ھذا المحل ثم قال ان کونہ للتشریع بالفعل ھو الصواب الذی لا یعدل عنہ کما ذکرہ النووی فانہ ذکر بعضھم انہ بالفعل اقوی من القول ففعلہ ذلک لبیان جواز الخ اور تعلیق المجد میںہے۔ قال النووی ادعی بعض المالکیة انہ منسوک وبعضھم انہ من الخصائص وبعضھم انہ لضرورة وکلھا دعاوی باطلة مردودة لا دلیل علیھا الخ۔ (فتاویٰ عمر پوری ص ۱۲)

۱: بہ تحقیق آیا ہے۔ صحیحین وغیرہ میں ابوقتادہ سے کہ نبی ﷺ نماز پڑھاتے اور آں حالیکہ گود میں اٹھائے ہوئے تھے امامہ بیٹی زینب کو یعنی اپنی نواسی کو پس جب سجدہ کرتے رکھ دیتے اس کو اور جب کھڑے ہوتے اٹھا لیتے اس کو اور جواب اس کا کئی طرح پر دیا گیا ہے۔ ایک ان میں وہ ہے جس کو شارح نیذکر کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ اُس حدیث سے کہ ذکر کیا اس کو اور یہ جواب مردود ہے۔ اس طرح پر کہ حدیث ان فی الصلوٰة لشغلاً قبل ہجرت کے تھی۔ اور قصہ امامہ کا بعد ہجرت کے ہے۔ اور دوسرا جواب وہ ہے جو بدائع میں ہے کہ آنحضرت ﷺ سے یہ فعل مکروہ نہیں۔ اس لیے کہ آپ کو اس کی طرف حاجت تھی۔ چوں کہ نہ تھا کوئی شخص کہ حفاظت کرتا امامہ کی یا واسطے دکھلانے مشروعیت اس فعل کی کہ یہ مفسد نماز نہیں ہے۔ اور مسل اس کے ہمارے زمانہ میں بھی مکروہ نہیں۔ کسی کو کرنا اُس کا وقت ضرورت کے لیکن بغیر حاجت کے پس مکروہ ہے۔ الخ اور بتحقیق تقریر طویل کی ہے۔ محقق ابن امیر حاج نے حلیہ میں اس مقام میں پھر کہا ہے کہ بتحقیق تشریع کے لیے کرنا وہی صواب ہے۔ عدول یعنی نہ ماننا جائز نہیں جیسا کہ ذکر کیا اس کو نوویؒ نے پس تحقیق ذکر کیا ہے بعض لوگوں نے کہ فعل سے مشروع ہونا قوی تر ہے۔ قول سے تو کرنا آپ کا اس فعل کو بیان جواز کے لیے تھا۔

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

**جلد04ص260**

محدث فتویٰ